پرنٹنگ پریس سے متعلق مسائل

مفتی وزیر احمد

جامعہ ضیاء مدینہ ماہی والا لیہ۔

(قسط دوم)

مفتی وزیر احمد صاحب نے ہمیشہ کی طرح اس بار بھی ایک بالکل اچھوتے عنوان پر قلم اٹھایا ہے، دنیا بھر میں کتابیں لکھی اور چھاپی جاتی ہیں، اور مصنفین رمولفین اور ناشرین کے مابین اکثر نزاعات بھی جنم لیتے رہتے ہیں بسا اوقات ناشرین بڑی زیادتی کرتے ہیں اور مصنفین کا حق دبا لینے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتے۔طباعتی ادارے بھی مولفین کا استحصال کرتے رہتے ہیں، اور بلا اجازت مصنف خود کتب چھاپ کر فروخت کرنے لگتے ہیں۔اور سب سے بڑھ کر مکتبات جہاں سے کتب کی نکاسی ہوتی ہے وہ بھی کمیشن کے معاملات اور ادائیگیوں کے حوالہ سے اکثر اچھی شہرت نہیں رکھتے۔آئندہ اقساط میں انشاء اللہ مفتی صاحب ان تمام امور کو شامل فرماتے ہوئے گفتگو فرمائیں گے۔عسی اللہ ان یھدیھم . (مجلس ادارت)

بیع السَّلَمُ شریعت اسلامیہ کے ان تجارتی طریقوں میں سے ایک ہے جس کے ذریعہ خرید و فروخت کو آسان بنایا گیا ہے اس طریقہ میں راءس المال پر قبضہ متعاقدین (فریقین) کی تفریق سے قبل ہونا ضروری ہے اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے، تاکہ مسلم الیہ رأس المال لیکر اس میں تصرف کر کے متعین وقت پر مسلم فیہ رب السلم کے سپرد کر سکے چونکہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ پریس کے ہاں ذاتی سرمایہ پاس نہ ہونے کی وجہ سے گودام خام مال سے خالی ہوتا ہے اور ادھار پر کتاب چھپوانے کا معاملہ طے کرنے کی صورت میں اگر مارکیٹ سے کاغذ وغیرہ اسے ادھار پر نہ ملے تو پھر کتاب چھپوانے والے سے دھوکا ہوگا اور دو چار گاہکوں سے ایسا معاملہ ہونے کی صورت میں پریس کی ساکھ کو بھی نقصان پہنچے گا لہذا رأس

المال پیشگی لینے کی صورت میں پریس کوفائدہ ہی فائدہ ہے، ایک توپیسے پہلے دینے کی صورت میں کتاب چھپوانے والا اس سے مکرنہیں سکے گا اور کمپوزنگ سے لیکر جلدی بندی اور پیکنگ تک تمامی امور بروقت اور آسانی سے بجالانا بھی کوئی مشکل نہیں رہے گا۔

علامہ برہان الدین مرغینانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

وَلَايَصِحُّ السَّلَمُ حتّٰى يَقْبِضَ رَأسَ الْمَالِ قَبْلَ أَن يُّفَارِقَهُ فِيهِ اَمَّااِذَاكَانَ مِنَ النُّقُودِفَلِأَنَّهُ اِفْتِرَاقٌ عَنْ دَيْنٍ بِدَيْنٍ وَقَدْنَهَى النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ الْكَالِيءِ بِالْكَالِيءِ وَاِنْ كَانَ عَيْنًافَلِأَنَّ السَّلَمَ اَخْذُعَاجِلٍ بِاٰجِلٍ اِذِالْاِسْلَامُ وَالْاِسْلَافُ يُنْبِئَانِ عَنِ التَّعْجِيْلِ فَلَابُدَّمِنْ قَبْضِ اَحَدِالْعِوَضَيْنِ لِيَتَحَقَّقَ مَعْنَى الْاِسْمِ وَلِاَنَّهُ لَابُدَّمِنْ تَسْلِيمِ رَأسِ الْمَالِ لِيَتَقَلَّبَ الْمُسْلَمُ اِلَيْهِ فِيهِ فَيَقْدِرُعَلَى التَّسْلِيمِ وَلِهٰذَاقُلْنَالَايَصِحُّ السَّلَمُ اِذَاكَانَ فِيهِ خِيَارُالشَّرْطِ لَهُمَااَوْلِاَحَدِهِمَالِاَنَّهُ يَمْنَعُ تَمَامَ الْقَبْضِ لِكَوْنِهِ مَانِعًامِنَ الْاِنْعِقَادِفِي حَقِّ الْحُكْمِ وَكَذَالَايَثْبُتُ خِيَارُالرُّؤْيَةِ لِاَنَّهُ غَيْرُمُفِيدٍ...وَجُمْلَةُ الشُّرُوطِ جَمَعُوهَافِي قَوْلِهِمْ اِعْلَامُ رَأسِ الْمَالِ وَتَعْجِيْلُهُ وَاِعْلَامُ الْمُسْلَمِ فِيهِ وَتَاجِيْلُهُ وَبَيَانُ مَكَانِ الْاِيْفَاءِ وَالْقُدْرَةُ عَلٰى تَحْصِيْلِهٖ

رأس المال پر مجلسِ عقد میں تفریق سے قبل قبضہ کئے بغیر ''سلم'' نادرست ہے۔بہرحال رأس المال (دوحال سے خالی نہیں ہوتا) اگر نقود سے ہو (اور مجلس عقد میں قبضہ نہ کیا جائے تو بیع سلم اس لئے صحیح نہیں) کیونکہ یہ دین بدین سے جدا ہونا ہے حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ادھار کی بیع ادھار کے عوض سے منع فرمایا ہے۔اگر رأس المال عین ہو تو (پھر سلم کے عدم صحت کی دلیل یہ ہے) کیونکہ سلم میں رأس المال اُسی وقت ادا کیا جاتا ہے اور مسلم فیہ میں ادھار ہوتا ہے کیونکہ ''سلم'' اور ''سلف'' میں تعجیل والے معنی پائے جاتے ہیں لہذا عوضین میں سے ایک پر قبضہ ضروری ہے تاکہ ''سلم'' اور ''سلف'' کے معنی کا تحقق ہو۔

رأس المال سپرد کرنا اس لئے ضروری ہے تاکہ ''مسلم الیہ'' اس میں تصرف کرکے ''مسلم فیہ'' کے سپرد کرنے پر قدرت حاصل کر سکے اسی لئے ہم نے کہا کہ اگر رب السلم اور مسلم الیہ دونوں کے لئے یا کسی ایک کے لئے خیار شرط ہو تو سلم صحیح نہیں کیونکہ خیار قبضہ مکمل ہونے سے مانع ہے اس لئے کہ خیار حکم کے منعقد ہونے سے مانع ہے علی ھذ القیاس خیار رویت کا ثبوت بھی نادرست ہے کیونکہ وہ

غیر مفید ہے۔اور مشائخ کرام کا مندرجہ قول ''بیع سلم'' کی تمام شرائط کو جامع ہے ''رأس المال بتانا،اس میں تعجیل کرنا،مسلم فیہ سے اگاہ کرنا،ادائیگی ءمسلم فیہ کے لئے میعاد طے کرنا،سپرد کا مکان بیان کرنا اور مسلم فیہ کے حاصل کرنے پر قدرت ہونا۔(ہدایہ؛۳/۱۰۱،مکتبہ رحمانیہ لاہور)

رأس المال کا مجلس عقد بیع سلم میں پیش کرنا انعقاد سلم کی شرط نہیں بلکہ اس کی بقا علی الصحت کی شرط ہے،لہذا اگر معاملہ بیع سلم کی صورت میں طے کیا اور رأس المال نہ دیا تو سلم کا انعقاد صحیح ہوگا پھر رأس المال پر قبضہ کئے بغیر جدا ہونا اسے باطل کردے گا۔

پریس سے بک لینے کی میعاد؟

یہ بات طے ہوگئی کہ بک چھپوانے کا معاملہ بیع سلم کی صورت میں طے کرتے وقت رأس المال پہلے ادا کرنا ضروری ہے مسلم فیہ یعنی طباعت کے لئے دی جانے والی کتاب کی ادائیگی فوری طور نہی ہوگی بلکہ بعد میں ہوگی اور اس کی کم از کم میعاد ایک ماہ ہے،پیشگی رأس المال نہ دینے کی صورت میں سلم فاسد ہوگی۔

علامہ ابن نجیم مصری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

قَوْلُهُ:(وَاَقَلُّهُ شَهْرٌ)أَیْ أَقَلُّ الْأَجَلِ شَهْرٌرُوِیَ ذَلِکَ عَنْ مُحَمَّدٍرَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی لِأَنَّ مَادُونَهُ عَاجِلٌ وَالشَّهْرُمَافَوْقَهُ آجِلٌ بِدَلِيْلِ مَسْأَلَةِ الْيَمِيْنِ حَلَفَ لِيَقْضِيَنَّ دَيْنَهُ عَاجِلًافَقَضَاهُ قَبْلَ تَمَامِ الشَّهْرِبَرَّفِي يَمِيْنِهِ،وَقِيْلَ أَقَلُّهُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ ،وَقِيْلَ مَاتَرَاضَيَاعَلَيْهِ وَقِيْلَ أَكْثَرُمِنْ نِصْفِ يَوْمٍ وَقِيْلَ اَلْمَرْجِعُ الْعُرْفُ و .مَافِي الْكِتَابِ هُوَالْأَصَحُّ وَبِهِ يُفْتٰى

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ مسلم فیہ(کی ادائیگی کی)کم از کم میعاد ایک ماہ ہے کیونکہ ایک ماہ سے کم میعاد تعجیل ہے اور ایک ماہ یا اس سے زاید تعجیل نہیں اور اس بات کا محلِ استدلال مسئلہ سوگند ہے چنانچہ ایک آدمی نے حلف سے کہا کہ میں اس کا قرض جلدی ادا کردونگا پس اس نے ماہ کی تکمیل سے قبل قرض ادا کردیا تو وہ قسم میں بری ہوگا،یہ بھی کہا گیا ہے کہ کم از کم میعاد تین ایام ہے اور بعض نے کہا جس مدت پر متعاقدین راضی ہوجائیں اور ایک قول یہ بھی ہے (کہ اقل مدت کی تعیین کا معاملہ) وہاں کے عرف کی رو سے ہوگا اور بہرحال جو کتاب میں ہے (یعنی کم از کم میعاد ایک ماہ ہے)وہ اصح اور مفتیٰ بہ ہے۔ (بحر الرائق؛۴/ ۲۶۸،مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

علامہ ابن عابدین رحمۃ اللہ علیہ ماتن اور شارح دونوں کی بات مدنظر رکھتے ہوئے لکھتے ہیں:

(وَأَقَلُّهُ)فِي السَّلَمِ(شَهْرٌ)بِهِ يُفْتىٰ (قَوْلُهُ بِهِ يُفْتى)وَقِيْلَ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَقِيْلَ أَكْثَرُمِنْ نِصْفِ يَوْمٍ وَقِيْلَ يُنْظَرُاِلىٰ الْعُرْفِ فِي تَاجِيْلِ مِثْلِهٖ وَالْاَوَّلُ أَیْ مَافِي الْمَتْنِ أَصَحُّ وَبِهٖ يُفْتىٰ

مسلم فیہ کی میعادکم ازکم ایک ماہ ہےاورمفتیٰ بہ قول بھی یہی ہے،علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں تین دن کاقول اورنصف یوم کاقول بھی ہے اوریہ بھی کہاگیاہے کہ میعادکے سلسلہ میں عرف کااعتبارکیاجائے گا،لیکن اول جومتن(تنویرالابصار)میں ہے وہ زیادہ صحیح ہے اوراسی پرفتویٰ دیاجاتاہے۔ (فتاویٰ شامی؛۴/۲۳۰،مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

محقق عصرعلامہ ڈاکٹروہبۃ الزحیلی لکھتے ہیں:

اَلسَّابِعُ أَنْ يَكُونَ الْمُسْلَمُ فِيهِ مُؤَجَّلًا،وَاخْتَلَفَ الْعُلَمَاءُ فِي هَذَاالشَّرْطِ وَفِيهِ يُعْرَفُ حُكْمُ السَّلَمِ الْحَالِ فَقَالَ الْحَنَفِيَّةُ وَالْمَالِكِيَّةُ وَالْحَنَابِلَةُ:يُشْتَرَطُ لِصِحَّةِ السَّلَمِ أَن يَّكُونَ مُؤَجَّلَاوَلَايَصِحُّ السَّلَمُ الْحَالُ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ"مَنْ أَسْلَفَ فِيْ شَيءٍ فَلْيُسْلِفْ فِيْ كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ اِلىٰ أَجَلٍ مَعْلُومٍ"فَهٰذَاالْحَدِيْثُ أَمْرٌبِالْأَجَلِ وَالْأَمْرُيَقْتَضِي الْوُجُوبَ كَمَاأَوْجَبَ كَوْنُ الْمُسْلَمِ فِيهِ مِقْدَارًابِالْكَيْلِ أَوِالْوَزْنِ وَلِأَنَّ السَّلَمَ أُجِيزَرُخْصَةًلِلرِّفْقِ بِالنَّاسِ وَلَايَحْصُلُ الرِّفْقُ اِلَّابِالْأَجَلِ فَإِذَاانْتَفَى الْأَجَلُ اِنْتَفَى الرِّفْقُ فَلَايَصِحُّ وَبِاعْتِبَارِهٖ رُخْصَةٌ فَيَقْتَصِرُعَلىٰ حَالِ وُرُوْدِهَا.

ساتویں (شرط یہ ہے کہ)مسلم فیہ ادھارہواوراس میں علماء کااختلاف ہے۔حنفیہ،مالکیہ اورحنابلہ نے کہا"سلم کی صحت کے لئے شرط ہے"کہ مسلم فیہ ادھارہواورفوری ادائیگی سے سلم صحیح نہیں ہوتی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا،فرمان ہے"جوشخص کسی چیز میں سلم کرے تووہ "کیل"معلوم اوروزن معلوم میں مدت معلوم تک سلم کرے"پس اس حدیث میں مدت کاامرہے اورامرمقتضی ءوجوب ہےجیساکہ مسلم فیہ کاکیلی اورموزونی ہوناواجب ہے(دوسری دلیل یہ ہے)سلم کاجوازلوگوں کے لئے آسانی کی وجہ سے ہےاورسہولت ادھا کی صورت میں ہے،جب ادھادمنتفی ہوگاتوآسانی منتفی ہونے کے ساتھ سلم کی صحت بھی نہیں ہوگی لہذاآسانی کے اعتبارکے ساتھ رخصت ہوگی اور(اس کاجواز)اس کے ورودکے حال کے ساتھ مختص ہوگا۔

(الفقہ الاسلامی وادلتہ؛۴/۳۶۵،مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

اگر چھپائی مدھم اور داغدار ہو؟

چھپائی درست نہ ہونے کی متعدد صورتیں ہیں۔

۱۔ چھپائی مدھم اور داغدار ہے، بک پڑھنے میں دشوار پیش آتی ہے اور کسٹمر ایسی کتاب خریدنے سے کتراتا ہے، اگر نظر کیے بغیر خرید لے اور داغ دھبے دیکھنے کے بعد بک واپس کردے تو یہ تمام صورتیں ایسی ہیں جو مسلم فیہ (بک) کو عیب دار بنادیتی ہیں اور واپس کرنے کی صورت میں اس کی عدم رضا بھی واضح ہے۔

۲۔ پیسٹنگ میں ایسی غلطی کی کہ تمام صفحات ایک ترتیب میں نہیں رہے، بلکہ بعض سیدھے ہیں اور کچھ ترچھے یا پھر پیسٹر سے کچھ صفحات مفقود ہوگئے اور موجود، خلافِ ترتیب پیسٹ کئے۔

۳۔ کمپوزنگ اور پروف ریڈنگ، پرنٹنگ پریس کے مالک کے ذمہ تھیں، کمپوزر نے ایسی غلطیاں کیں کہ مکمل مفہوم بدل گیا، مرتب اور مصنف نے جو مسائل اور باتیں لکھیں ان کا بالکل برعکس کردیا، کتاب مارکیٹ میں لانے کے قابل ہی نہیں رہی، یا اغلاط سے تو بک محفوظ ہے مگر مالک نے جس خط سے متعلق کہا اس کے علاوہ کسی اور خط میں کتاب چھاپ دی مثلاً پاکستان میں اردو کے لئے خط نستعلیق مروج ہے اور پسند کیا جاتا ہے مگر اس کے لئے خط عربی، نسخ، رقعہ یا عربی عبارات تمام کی تمام خط کوفی یا نستعلیق میں کردیں۔

۴۔ عنوان اور ابواب کے فونٹ کا سائز بہت چھوٹا کردیا یا مکمل بک بہت چھوٹے فونٹ یعنی باریک سائز کے فونٹ میں چھاپ دی جسے پڑھنا دشوار ہے اور نہ رب السلم نے ایسے فونٹ سے متعلق کہا یا مالک نے چودہ کا فونٹ کہا مگر کمپوزر نے اٹھارہ کا فونٹ لگادیا۔

حالانکہ مندرجہ بالا عیوب اور نقائص کے پائے جانے کی صورت میں مسلم فیہ (بک) عیب دار ٹھہرے گی اور، اس طرح کی صورت پیش آنے کے وقت رب السلم کو خیار عیب حاصل ہوگا، چاہے تو کتاب واپس کردے اور رأس المال پریس کے مالک سے وصول کرے اور یہ بھی اس کی مرضی ہے کہ عیب کے باوجود بک رکھ لے۔

معروف محقق علامہ ڈاکٹر وہبۃ الزحیلی لکھتے ہیں:

اِذَا وَجَدَ رَبُّ السَّلَمِ بِالْمُسْلَمِ فِيْهِ عَيْبًا بَعْدَمَا قَبَضَهُ فَاِنَّ لَهُ خِيَارَ الْعَيْبِ اِنْ شَاءَ تَجَوَّزَ بِهٖ وَاِنْ

شَاءَ رَدَّهُ وَاَخَذَ الْمُسْلَمَ فِيهِ غَيْرَ مُعِيبٍ لِأَنَّ حَقَّهُ فِي السَّلِيمِ دُونَ الْمُعِيبِ وَلَكِنَّ خِيَارَ الرُّؤْيَةِ وَخِيَارَ الشَّرْطِ لَا يَثْبُتَانِ فِي السَّلَمِ

اگر رب السلم کو مسلم فیہ میں اس پر قبضہ کرنے کے بعد عیب نظر آئے، تو اسے خیار عیب حاصل ہے، چاہے تو مسلم فیہ واپس کردے اور بے عیب مسلم فیہ لے لے، کیونکہ اس کا حق صحیح سالم مسلم فیہ ہے نہ کہ عیب دار، لیکن سلم میں خیار رؤیت اور خیار شرط نہیں ہوتا۔

(الفقہ الاسلامی وادلتہ؛ ۴/ ۳۸۷، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

اگر کتاب طے شدہ شرائط کے مطابق تیار نہ کی؟

کتاب میں عیوب اور نقائص کے علاوہ چھاپنے سے متعلق جو شرائط طے کی گئیں، اگر پریس کے مالک/ وکیل نے کسی ایک شرط یا تمامی میں کوتاہی کی تو پھر کتاب چھپوانے والے پر بک کا لینا ضروری نہیں اور جو رقم اس نے بیع سلم کے تقاضے کی وجہ سے پہلے ادا کی تھی پریس مالک اسے زبردستی دبا سکتا ہے نہ بک لینے پر بک چھپوانے والے پر جبر کرسکتا ہے، اگر پیسے دبا لئے یا زبردستی بک اٹھوائی تو پریس مالک کل اللہ کی بارگاہ میں جوابدہ ہوگا۔

طے شدہ شرائط کے مطابق کتاب تیار نہ کرنے کی چند امثال ذیل میں ملاحظ کی جاسکتی ہیں:

(۱) بک تیار کرنے کی میعاد میں متعاقدین نے ایک ماہ کے وقت پر اتفاق کیا، اب پریس مالک کہتا ہے کہ نہیں! اب آپ کو کتاب ٹھیک دو ماہ بعد ملے گی۔

(۲) جس نوعیت اور معیار کے پیپر کی بات ہوئی وہ کاغذ استعمال نہیں کیا، بلکہ طے ستر گرام کا ہوا تھا اور لگایا ساٹھ گرام/ پچاس کا۔

(۳) بک کی ہر کاپی میں وزن اور کلر کے لحاظ سے مخلوط پیپر استعمال کیا، آدھی بک میں ساٹھ گرام اور آدھی میں پچپن گرام پیپر لگایا، نیز سارا پیپر وائٹ بھی نہ لگایا، کچھ سفید اور کچھ زرد لگا دیا۔

(۴) جلد کی کوالٹی میں غلطی کی کہ کہ بک چھپوانے والے نے پکی اور مضبوط جلد سے متعلق بات کی تھی مگر پریس کے ہاں ایسا خام مال پاس نہ ہونے کی وجہ سے یا غفلت برتنے سے کچی اور غیر معیاری جلد لگا دی۔

پریس مالکان ایسا بوجوہ کرتے ہیں بیشتر پرنٹنگ پریس اور علاوہ ازیں بھی انڈسٹریوں کے

مالک اس فکر میں پڑ گئے ہیں کہ جتنا کام ملتا ہے لے لینا چاہئے ،اس امر کی طرف کم دیکھا جاتا ہے کہ کتنے لوگوں سے پہلے ہم یہ معاملہ طے کر چکے ہیں،کیاہرآدمی کووقت پراس کا کام کرکے دے سکیں گے،بس دھڑ ادھڑ کام لے لیاپھروقت پرکسی کوبھی کام کرکے نہ دیاسبھی سے ایک جیسا سلوک ، بیچارے گاہک رأس المال پیشگی دینے کی سزامیں انڈسٹریوں پربیسوں چکر لگاتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں،بڑھیا (کارپینٹر)دلہن کے رخصت ہونے کے بعدتیسرے روزپیغام بھیجتاہے کہ آپ کافرنیچر تیارہے لے جائیں اورجس تقریب میں بک بانٹنے کے لئے چھپوانے کا آرڈردیاتھا،اس محفل میں شریک ہونے والے مہمان اورمیرمجلس جس کے دست مبارک سے کتاب تقسیم کراناتھی،سب مہمانانِ گرامی واپس گھرپہنچ چکے ہوتے ہیں،بعدازاں کتاب وصول کرنے کے احکامات موصول ہوتے ہیں۔

بک چھاپنے کی شرائط میں کوتاہی برتنے کی ایک اوروجہ یہ بھی دیدوشنیدمیں آتی ہے کہ گاہک کے اطمینان کے لئے اس کی ڈیمانڈکے مطابق پیپر،گتہ،ڈیسک کوروغیرہ کی قیمتیں لگاکرمعاملہ طے کرلیاپھرجب خام مال کے گودام میں نظرکی توایک چیزبھی اس کے مطابق نظرنہ آئی،ہوناتویوں تھاکہ گاہک کا آرڈرلینے کے وقت اسٹورمیں نظرکرلیتے بصورت دیگرجس کوالٹی کے پیپروغیرہ کی بات کسٹمرسے ہوئی تھی وہ کاغذمارکیٹ سے خریدکربک چھاپ کردیتے مگرکیاکیاجائے عصررواں میں اچھاکاروباری وہی ہے جوپیسہ زیادہ کمالے خواہ ایک خریدارسے بیسوں بارعہدشکنی کے جرم کاارتکاب کرناپڑےاوردھوکادردھوکادیناپڑے،افسوس سے کہناپڑتاہے کہ ایک مرتبہ جب قیمت طے کرلی جاتی ہے بھلااس کے بعدبھی کوئی گنجائش باقی ہوتی ہے کہ مارکیٹ میں اچانک نرخ گرانی کے باعث گاہک سے کہاجائے کہ تم سے بات کرنے کے بعدچونکہ کاغذمہنگاہوگیاہے لہذااب ریٹ یہ ہوگا،کبھی ایسابھی رواسمجھااورکسٹمرسے یہ نیکی کی کہ جب تم سے بات کی تھی اس وقت کاغذکےرم کی قیمت پانچ ہزارتھی اورجب ہم نے خریداتواس وقت اس کی قیمت پانچ ہزارسے نیچےآچکی تھی اب وہی پیپرچار ہزار روپئے کاہوگیاہے،چونکہ آپ کی بک پرپچاس رم کاغذصرف ہواہےلہذاپچاس ہزارروپئے واپس لے لیں،حاشاوکلا!اگریہ نہیں تووہ بھی نہیں ہوناچاہئے۔

اللہ تعالی نےقرآن پاک میں''عہدوپیمان''پوراکرنے والےمسلمانوں کی صفات بیان کی ہیں،عہدوپیمان پوراکرنے کی سخت تاکیدبھی فرمائی ہے۔

☆الابذکر اللہ تطمئن القلوب وتحط الذنوب وبہ یرضی علام الغیوب وبہ تفرج الکروب.☆

ارشادفرمایا:

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُوْنَ : ﴿سورۃ المومنون:۸﴾

یعنی جواپنی امانتوں اوراپنے عہد کی رعایت کرتے ہیں۔

وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَاعَاهَدُوْا: ﴿سورۃ بقرۃ:۱۷۷﴾

یعنی اپناقول پوراکرنے والے جب عہدکریں۔

وَاَوْفُوْابِالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلاً: ﴿سورۃ بنی اسرائیل:۳۴﴾

اورعہد پوراکرو بےشک عہد سے سوال ہوناہے۔

ااَيُّهَاالَّذِيْنَ اٰمَنُوْاَوْفُوْ بِالْعُقُوْدِ: ﴿سورۃ المائدہ:۱﴾

اے ایمان والو!اپنےقول پورے کرو۔

نیزعہد و پیان پورانہ کرناحدیث میں منافقین کی علامت بیان کی گئی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

''اٰيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلٰثٌ اِذَاحَدَّ ثَ كَذَبَ وَاِذَا وَعَدَاَخْلَفَ وَاِذَااؤْتُمِنَ 'خَانَ'

''منافق کی تین نشانیاں ہیں جب بات کرے توجھوٹ بولے،جب وعدہ کرے توخلاف ورزی کرے اورجب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت کرے۔'' (صحیح بخاری؛رقم الحدیث،۳۳؛دارالکتاب العربی بیروت لبنان)

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

''اَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ كَانَ مُنَافِقًاخَالِصًاوَمَنْ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَااِذَااؤْتُمِنَ خَانَ وَاِذَاحَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَاعَاهَدَ غَدَرَ وَاِذَاخَصَمَ فَجَرَ.''

جس شخص میں چارخصلتیں ہوں وہ خالص منافق ہے اورجس میں ان میں سے کوئی ایک ہوتواس میں نفاق کی ایک خصلت ہے یہاں تک کہ اسے چھوڑدے۔جب امانت اس کے پا س رکھی جائے توخیانت کرے،جب بات کرے توجھوٹ بولے، جب عہدکرے توخلاف کرے اورجھگڑے میں گالی گلوچ کرے۔

(صحیح بخاری؛رقم الحدیث،۳۴؛دارالکتاب العربی بیروت لبنان)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

"لَاإِيْمَانَ لِمَن لَّاأَمَانَةَ لَهٗ وَلَادِيْنَ لِمَن لَّاعَهْدَلَهٗ."

یعنی جس میں امانت داری نہیں اس کا ایمان نہیں اور عہد شکنی والے کا ایمان نہیں ہے۔

(مشکوۃ المصابیح؛۱۵،قدیمی کتب خانہ کراچی)

دیکھیں کم ماپنے اور تولنے والوں سے متعلق جو وعیدات ہیں کیا وہ فقط غلہ اور اجناس میں تولنے کے وقت کمی وبیشی کرنے والوں کے بارے ہیں،جس وزن اور کوالٹی کے کاغذ اور دیگر مٹیریل لگانے کی بات ہوئی تھی،اگر ہاتھ کی صفائی سے دو نمبر مال بک پر لگا دیا اور گاہک اتنا سادہ ہے کہ اسے معلوم بھی نہ ہوا کہ پیپر کونسا لگایا ہے اور بات کس پیپر کی تھی،کتاب لے کر چلا گیا تو اس کے سکوت اور لاعلم ہونے سے جواز کی صورت وضع نہیں کی جا سکتی بلکہ غلہ خریدنے اور بیچنے کے وقت میزان اور پیمانے میں خیانت کرنے والوں سے متعلق جو احکامات اور وعیدات ہیں ان کے بارے بھی وہی ہیں:

چنانچہ اللہ رب العزت نے کم تولنے والوں سے متعلق فرمایا:

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ الَّذِيْنَ إِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ وَإِذَا كَالُوْهُمْ أَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ (مطففین: ۱، ۲، ۳)

کم تولنے والوں کی خرابی ہے وہ کہ جب اوروں سے ماپ لیں پورا لیں اور جب انہیں ماپ یا تول کر دیں کم کر دیں۔(کنزالایمان)

مذکورہ بالا عمومی صورت حال کے بیان کے ساتھ ساتھ اس حقیقت کا ادراک بھی ضروری ہے کہ پرنٹنگ پریس کے مالکان میں سے کچھ ایسی مستثنیات کر سکتے ہیں جو اس زر پرستی کے دور میں عامۃ المسلمین کی ضروریات کو بھانپتے ہوئے شرعی تقاضوں کی رو سے اہم اور خالص علمی کام کرنے میں مصروف ہیں اور ان کی اسی کاوش کی بدولت ملت کے لوگ ان کے شکر گزار ہیں اور ان کے پریس کی بدولت اصل مراجع ہمارے درمیان موجود ہیں اور خائن چھاپہ خانوں کی خیانتوں سے محفوظ ہیں۔

طے شدہ شرائط کے مطابق بک تیار نہ کرنے کی صورت میں کسٹمر لینے کا پابند نہیں ہوگا،البتہ متوسط درجے سے نکل کر اعلی درجے کی بک تیار کر کے دینے کی صورت میں یا تعداد میں کم وبیش کاپیاں چھاپ دینے میں اور ان کے لینے میں گاہک راضی ہو اور علاوہ ازیں جو استثناآت کے مواقع ہیں ذیلی تصریحات سے استنباط کیا جا سکتا ہے۔

علامہ ابن نجیم مصری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

وَفِی الْبَزَّازِیَّةِ:اَسْلَمَ فِیْ ثَوْبٍ وَسَطٍ وَجَاءَ بِالْجَیِّدِ فَقَالَ خُذْ هٰذَاوَزِدْنِیْ دِرْهَمًافَعَلٰی وُجُوْهٍ:اَنَّ الْمُسْلِمَ فِیْهِ کَیْلِیٌّ اَوْ وَزَنِیٌّ اَوْذَرْعِیٌّ لَا یَخْلُو اِمَّا اَنْ یَکُوْنَ فِیْهِ فَضْلٌ اَوْ نُقْصَانٌ وَذٰلِکَ فِی الْقَدْرِ اَوْ فِی الصِّفَةِ ،فَاِنْ کَیْلِیًّا بِاَنْ اَسْلَمَ فِیْ عَشَرَةِ اَقْفِزَةٍ فَجَاءَ بِاَحَدَ عَشَرَفَقَالَ خُذْ وَزِدْنِیْ دِرْهَمًا جَازَ لِاَنَّهٗ بَاعَ مَعْلُوْمًابِمَعْلُوْمٍ،وَلَوْ جَاءَ بِتِسْعَةٍ وَقَالَ خُذْهُ وَاَرُدُّعَلَیْکَ دِرْهَمًا جَازَ اَیْضًا لِاَنَّهٗ اِقَالَةُ الْبَعْضِ وَاِقَالَةُ الْکُلِّ تَجُوْزُ فَکَذَا اِقَالَةُ الْبَعْضِ.وَلَوْ جَاءَ بِالْاَجْوَدِاَوْلَاَرْدَاءِ وَقَالَ خُذْ وَاَعْطِ دِرْهَمًااَوْاَرُدُّعَلَیْکَ دِرْهَمًالَایَجُوْزُعِنْدَهُمَا خِلَافًالِلثَّانِیْ.وَفِی الثَّوْبِ اِنْ بَاعَ بِذِرَاعٍ اَزْیَدَ وَقَالَ زِدْنِیْ دِرْهَمًاجَازَلِاَنَّهٗ بَیْعُ ذِرَاعٍ یَمْلِکُ تَسْلِیْمَهٗ بِدِرْهَمٍ فَانْدَفَعَ بَیْعُهٗ مُفْرَدًا،وَکَذَالَوْ زَادَ فِی الْوَصْفِ یَجُوْزُ عِنْدَهُمْ وَاِنْ جَاءَ بِاَنْقَصَ ذِرَاعًا وَرَدَّلَایَجُوْزُ عِنْدَهُمَالِاَنَّهٗ اِقَالَةٌ فِیْمَا لَا یَعْلَمُ حِصَّتَهٗ لِکَوْنِ الذِّرَاعِ وَصْفًامَجْهُوْلَ الْحِصَّةِ .وَلَوْجَاءَ بِاَنْقَصَ مِنْ حَیْثُ الْوَصْفِ لَا یَجُوْزُ وَلَوْ بِاَزْیَدَ وَصْفًا یَجُوْزُلِاَنَّهٗ اِقَالَةٌ فِیْمَا لَایَعْلَمُ .وَهٰذَا اِذَالَمْ یُبَیِّنْ لِکُلِّ ذِرَاعٍ حِصَّةً،اَمَّا اِذَ اَبَیَّنَ جَازَ فِی الْکُلِّ بِلَا خِلَافٍ.

بزازیہ میں ہے متوسط درجے کے کپڑے میں بیع سلم کی اورعمدہ لے آیا پھر مسلم الیہ نے رب السلم سے کہا یہ کپڑا لے اور مزید(صفت جودۃ کی وجہ سے)مجھے ایک درہم دے (تو ایسے واقعات کی چند صورتیں ہیں مسلم فیہ ایسی چیز ہوگی جسکو ماپا جاتا ہویا اسکا وزن کیا جاتا ہویا اسکی گزوں سے پیمائش کی جاتی ہو پھر ایسی چیز میں اضافہ ہوگا یا کمی پھر اضافہ اورکمی مقدار میں ہوں گے یاصفت میں پس اگروہ مکیلی تھی اوردس قفیز میں سلم کی پھر گیاراں لایااورکہا یہ لے اورمزید مجھے ایک درہم دے تو جائز ہے کیونکہ اس نے ایک معلوم چیز کوایک معلوم چیز کے عوض فروخت کیااوراگروہ نو لایا اورکہا یہ پکڑا اورایک درہم تجھے واپس کرتا ہوں تو جائز ہے کیونکہ یہ بعض کا اقالہ ہے اورکل کا اقالہ جب جائز ہے توایسے بعض کا اقالہ۔

اوراگروہ بہت اعلیٰ لایایاادنیٰ اورکہا یہ لے اورایک درہم مجھے دے دے یا میں تجھے ایک درہم واپس کرتاہوں توان دونوں کے نزدیک جائزنہیں بخلاف دوسری صورت کے اورکپڑے سے متعلق اگرایک زائدگز سے بیع کی اورکہامزیدتو مجھے ایک درہم دےتو جائز ہوگا چونکہ گز کی بیع ہے اوراسکو درہم دینے سے مالک ہوجائے گا تو گویا یہ ایک (گز)الگ بیع ہے اوراسطرح اگراس نے

وصف میں اضافہ کیاتوان کے نزدیک جائز ہوگا اوراگر وہ ایک گز سے کم لایااوررب السلم نے ٹھکرادیاتو ان دونوں کے نزدیک جائزنہیں کیونکہ یہ ایسی چیز میں اقالہ ہے جسکا حصہ معلوم نہیں کیونکہ ذراع ایسی وصف ہے جسکا حصہ مجہول ہے اوراگر من حیث الوصف ناقص لایا تو جائزنہیں اوراگر زائد لایا تو جائزہے کیونکہ یہ ایسی چیز میں اقالہ ہے جو معلوم نہیں اور یہ اس وقت ہے جب ہر، گز کا حصہ بیان نہ کیا جائے اور جب بیان کیا جائے بلاخلاف جائزہے۔(بحرالرائق :۲۷۶/۶ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

(جاری ہے۔۔۔)

اردو نعتیه ادب کے انتقادی سرمائے کا تحقیقی مطالعہ

ڈاکٹرعبدالعزیز خان (عزیزاحسن) صاحب کا

ایک تحقیقی مقاله

علماء ومشائخ، نعت گوشعراء، ثناخوان مصطفیٰ، محافل نعت کے منتظمین اور نقیبانِ محافل، کے لئے جس کا مطالعہ انتہائی اہم اور مفید ہے۔

شائع کردہ: نعت ریسرچ سینٹر B-396 بلاک ۱۴ گلستان جوہر کراچی